

مذہب اربعہ کے اصول وادلہ اور تدوین اصول- بیان و تجزیہ

Principles and Evidences of Four Schools of Thoughts and codification of Principles - Description and Analysis

*Muhammad Ramzan Ali

M.Phil. Scholar, Department of Islamic Studies,
Ghazi University, Dera Ghazi Khan, Pakistan.

ramzan.khan1220395@gmail.com

**Ishrat Hanif

M.Phil. Scholar, Department of Islamic Studies,
Riphah International University, Faisalabad, Pakistan.

ishrathanif50@gmail.com

***Nouman Bashir

M.Phil. Scholar, Department of Islamic Studies,
Ghazi University, Dera Ghazi Khan, Pakistan.

nommikhan120@gmail.com

Abstract:

The rules of law, including all pertinent discourses, were codified after the Abbasid era. During this time, numerous scholars and the four jurisprudence schools each published their own works. For instance, the teachings of Imam Āwzā'ī, Imam Sufyān Thawrī, Imam Layth ibn S'ad, etc., which were not codified by his disciples in the same manner as the first four schools of thought. Although study was the dominating trend throughout this time, imitation was also used to cultivate this period.

Keyword: Islam, Jurisprudence, Codification of Principles, Ahnāf, Islamic Fiqh, Science of Fiqh.

تعارف موضوع:

عباسی دور خلافت (656ھ) کو تصنیف و تدوین کا دور سمجھا جاتا ہے۔ یہ دور جس طرح دوسرے علوم فنون کی تصنیف اور اشاعت کا ہے اسی طرح اصول فقہ کی جمع و تدوین اور اس کے رواج کا سنہری دور بھی یہی کہلاتا ہے۔ اس دور میں فن اصول فقہ کو تمام متعلقہ مباحث سمیت مدون کیا گیا چاروں فقہی مذاہب اور ان کے علاوہ کئی اہل علم کے فقہی اجتہادات انفرادی صورت میں اسی دور میں سامنے آئے مثلاً امام اوزاعی، امام سفیان ثوری، امام لیث بن سعد، امام اثور و غیرہ، جن کو ان کے شاگردوں نے اس طرح مدون نہیں کیا جس طرح اُن پہلے چار مکاتب فکر کو مدون کیا گیا نتیجہً ان کو معاشرہ میں رائج ہونے کا وہ مقام نہ ملا۔ اس دور کی تحقیق اور تقلید کے امتزاج کے ساتھ آبیاری ہوئی اگرچہ اس میں تحقیق کا رجحان ہی غالب تھا۔ اس دور میں جو ان چار فقہی مذاہب پر کام ہوا، اور ان کے اصول، جمع و تدوین پر جو کام ہوا۔ اس کے علاوہ اہل سنت و الجماعت کے منہج سے ہٹ کر کئی گروہ وجود میں آئے مثلاً خوارج، معتزلہ، مرجئہ، اباضیہ، شیعہ اور روافض کی ذیلی شاخیں زیدیہ، امامیہ، اسماعیلیہ وغیرہ۔ ذیل میں اہم مدون مذاہب اربعہ کے اصول وادلہ اور تدوین اصول بیان کیے جاتے ہیں۔

فقہ حنفی اصول وادلہ، تدوین اصول

فقہ حنفی امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ کی طرف منسوب ہے۔ امام ابوحنیفہ نعمان بن ثابت رحمہ اللہ کی ولادت ۸۰ھ میں کوفہ میں ہوئی، کوفہ ہی میں آپ کی نشوونما ہوئی۔ ابتداءً آپ تجارت و صنعت میں مشغول ہوئے۔ جب امام شعبی نے آپ کے ماتھے پہ چمکتا اقبال دیکھا تو آپ کو تحصیل علم کا مشورہ دیا، چنانچہ آپ تحصیل علم کی راہ میں جت گئے۔ اکابر مشائخ و فقہاء سے علم حاصل کیا، جن میں عطاء بن ابی رباح، نافع مولیٰ ابن عمر، زید بن علی، محمد الباقر، عبد اللہ بن حسن، جعفر الصادق اور حماد بن ابی سلیمان کا تذکرہ بطور خاص کیا جاتا ہے۔

عراق کے شیخ العصر و امام الزمان حماد کی صحبت میں ۱۸ سال رہے۔ ۱۲۰ ہجری میں اُن کی وفات کے بعد اُن کے منصب تدریس و افتاء پر فائز ہوئے۔ آپ کی فقہ کے اصول درج ذیل ہیں:

(الف) اصول اجتہاد:

درست بات یہی ہے کہ استنباط کے اصول و قواعد کا باقاعدہ مدون ہونا امام ابو حنیفہؒ سے صحیح سند کے ساتھ کہیں منقول نہیں بلکہ حق بات یہ ہے کہ یہ اصول زیادہ تر آپ کے اقوال سے لے گئے ہیں باقی اس کا یہ مطلب ہر گز نہیں ہے کہ مسائل کا استنباط کرتے وقت کوئی اصول آپ کے مد نظر نہیں تھے کیونکہ یہ بات تو اتر کے ساتھ آپ سے منقول ہے کہ آپ نے احکام شرعیہ کے استنباط کے لیے اس اصول کو ہمیشہ مد نظر رکھا:

"يَقُولُ: أَخَذَ بَكِتَابِ اللَّهِ، فَمَا لَمْ أُجِدْ فَبِسُنَّةِ رَسُولِ اللَّهِ، فَإِنْ لَمْ أُجِدْ فِي كِتَابِ اللَّهِ وَلَا سُنَّةِ رَسُولِ اللَّهِ، أَخَذْتُ بِقَوْلِ أَصْحَابِهِ، أَخَذْتُ بِقَوْلِ مَنْ شَدَّتْ مِنْهُمْ، وَأَدْعُ مَنْ شَدَّتْ مِنْهُمْ، وَلَا أُخْرِجُ مِنْ قَوْلِهِمْ إِلَى قَوْلِ غَيْرِهِمْ، فَأَمَّا إِذَا انْتَهَى الْأَمْرُ، أَوْ جَاءَ إِلَى إِبْرَاهِيمَ، وَالشَّعْبِيِّ، وَابْنِ سِيرِينَ، وَالْحَسَنِ، وَعَطَاءَ، وَسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ، وَعَدَدِ رَجُلَاءِ، فَقَوْمٌ اجْتَهَدُوا فَأَجْتَهَدُ كَمَا اجْتَهَدُوا"⁽¹⁾

"آپ فرماتے ہیں: میں (اولاً) کتاب اللہ سے مسئلہ کو لیتا ہوں پس جو اس میں نہ پاؤں تو رسول اللہ ﷺ کی سنت سے، اور اگر اللہ کی کتاب اور رسول اللہ ﷺ کی سنت دونوں میں نہ ہو تو میں قول صحابی کو اختیار کرتا ہوں اور ان میں سے جس کے قول کو چاہتا ہوں لے لیتا ہوں (اجتہاد کر کے) اور جس کے قول کو چاہتا ہوں چھوڑ دیتا ہوں اور ان کے قول کو کسی اور کے قول کی طرف نہیں نکالتا۔ اور جب معاملہ اس سے بھی آگے گزر جائے یا ابراہیم، شعبی، ابن سیرین، حسن، عطاء، سعید بن مسیب اور ان جیسے حضرات کے پاس پہنچ جائے یہ ایسے لوگ ہیں جنہوں نے اجتہاد کیا سو میں بھی اجتہاد کرتا ہوں جیسے وہ اجتہاد کرتے ہیں"

اور حضرت شاہ ولی اللہ کا تجزیہ بھی اس پر یہی ہے آپ اپنی کتاب (الانصاف) میں فرماتے ہیں:

"وَأَعْلَمُ أَنِّي وَجَدْتُ أَكْثَرَهُمْ يَزْعُمُونَ أَنَّ بِنَاءَ الْخِلَافِ بَيْنَ أَبِي حَنِيفَةَ وَالشَّافِعِيِّ رَحِمَهُمَا اللَّهُ عَلَى هَذِهِ الْأَصُولِ الْمَذْكُورَةِ فِي كِتَابِ الْبُرْذُوبِيِّ وَنَحْوِهِ وَإِنَّمَا الْحَقُّ أَنَّ أَكْثَرَهُمَا أَصُولٌ مَخْرُجَةٌ عَلَى قَوْلِهِمْ، وَعِنْدِي أَنَّ الْمَسْأَلَةَ الْفَائِلَةَ بِأَنَّ الْخَاصَّ مُبَيَّنٌ"⁽²⁾

"خوب جان لو! اس بات کو کہ اکثر لوگوں کو میں نے یہ دعویٰ کرتے پایا ہے کہ ابو حنیفہؒ اور شافعیؒ کے درمیان اختلاف کے بنیاد ان اصول و ضوابط پر ہے جو بزودی وغیرہ کی کتاب میں مذکور ہے۔ حالانکہ درست بات یہ ہے ان دونوں حضرات کے اکثر اصول ان کے اقوال سے مستخرج ہیں اور میرے نزدیک یہ قاعدہ کہ خاص واضح ہوتا ہے"

پھر اس کے بعد آپ نے کچھ قواعد شمار کیے ہیں پھر فرمایا:

"وَأَمثالُ ذَلِكَ أَصُولٌ مَخْرُجَةٌ عَلَى كَلَامِ الْأَيْمَةِ وَأَنَّهُ لَا تَصِحُّ بِهَا رِوَايَةٌ عَنِ أَبِي حَنِيفَةَ وَصَاحِبِيهِ"⁽³⁾

"یہ مذکورہ اصول اور ان جیسے ضوابط ائمہ کے کلام سے مستخرج ہیں اور ان کا ابو حنیفہؒ اور صاحبینؒ سے مروی ہونا صحیح نہیں ہے"

شاہ ولی اللہ کے اس تجزیہ سے بھی یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ امام ابو حنیفہؒ اور آپ کے صاحبین اور اس دور کے تلامذہ سے اس بارے میں اصول کا تدوین منقول ہونا صحیح نہیں، ہاں باقی رہی یہ بات کہ وہ ان اصول کو اپنی روزمرہ زندگی میں بھی پھر جاری نہیں کرتے ہوں گے؟ کیونکہ جب یہ اصول آپ سے تدوین کی صورت میں نقل ہی نہیں تو ہو سکتا ہے یہ حقیقتاً بھی اس وقت نہ پائے جاتے ہوں۔ تو اس کا

جواب یقیناً نفی میں ہے اس لیے کہ اس سے یہ بات لازم نہیں آتی کہ آپ ان کو ملحوظ نہیں رکھتے تھے کیونکہ جو فروعات آپ سے تدوینا منقول ہیں وہ بھی اس دور بھی کہیں ضبط نہیں کی گئی تھی ان کے پھر کیا جواب ہو گا؟

(ب) ادلہ:

فقہ حنفی کے اس دور عباسی کے اندر پائے جانے والے دلائل کے بارے میں بات کرتے ہوئے شیخ ابوزہرہ نے کچھ وضاحت اس طرح بیان کی ہے جسے کچھ اختصار کے ساتھ پیش کیا جاتا ہے آپ فرماتے ہیں: (4) یہ تین نصوص (جو انہوں نے اپنی اس کتاب میں ماقبل میں ذکر کی ہیں) مجموعی طور پر ابو حنیفہؒ کے ہاں پائے جانے والے تمام مصادر و ماخذ پر دلالت کرتی ہے۔ نص اول جو کتاب تاریخ بغداد وغیرہ میں ہے (جس کا بھی اوپر نیکسٹ اور حوالہ پیش کیا گیا ہے) اس سے پتہ چلتا ہے کہ آپ کے نزدیک تین دلائل ہیں (کتاب، سنت، اجماع صحابہ) اور دوسری نص اس بات کا فائدہ دیتی ہے کہ جہاں کوئی نص (قرآنی و نبوی) موجود نہ ہو اور نہ ہی قول صحابی موجود ہو تو قیاس پر عمل کیا جائے گا۔ اور اگر اس سے بھی کفایت نہ ہوتی ہو تو استحسان کو ماخذ بنایا جائے گا اور اس میں بھی اگر راہنمائی کی کوئی صورت نہ ہو تو عرف یعنی تعامل ناس کو حجت قرار دیا جائے گا۔ اس طرح پہلے تین ماخذ کو ملا کر اب چھ دلائل بن گئے۔ اور تیسری نص جو امام ابو حنیفہ سے منقول ہے اس سے پتہ چلا کہ اجماع بھی حجت ہے اس تمام کو ملا کر اس دور میں ماخذ و مصادر کا درجہ حاصل کرنے والے دلائل درج ذیل ہو گئے:

(1) کتاب اللہ (2) سنت رسول اللہ ﷺ (3) اقوال صحابہ (4) اجماع (5) قیاس (6) استحسان (7) عرف (8) استصحاب حال (9) حیل شرعیہ، تقریباً یہ اس دور کے وہ ادلہ معتبرہ ہیں جن پر امام ابو حنیفہؒ نے اپنے فقہی استنباط کی بنیاد رکھی ہے۔

دور عباسی میں کتب اصول تدوین کرنے والے احناف اصولیین

دوسری صدی ہجری تک فقہ حنفی کے قواعد استنباط و استخراج اور اصول فقہ پر تدوینی طور پر کوئی کام سامنے نہیں آیا بلکہ دوسری صدی ہجری کے بعد اس موضوع پر لکھا گیا اس دور اول میں جن احناف اصولیین نے جو جو خدمات انجام دیں ہیں ان کا مختصر تذکرہ کیا جاتا ہے۔

(1) ابو یعقوب اسحاق بن ابراہیم الخراسانی الشاشیؒ:

آپ نے اصول فقہ پر جو کتاب تصنیف کی ہے اس کا نام "اصول الشاشی" ہے۔ شاش ایک جگہ کا نام ہے اس کی طرف منسوب ہونے کے سبب شاشی کہلائے۔ سن (325ھ) ہجری میں مصر میں آپ کی وفات ہوئی اور مصر میں ہی آپ مدفون ہیں۔ اس کتاب کی من جملہ خصوصیت میں سے یہ بھی ہے کہ یہ کتاب آج بھی دینی جامعات میں داخل نصاب ہے۔

(2) عیسیٰ بن ابان بن صدقہ الحنفیؒ:

آپ کا پورا نام عیسیٰ بن ابان بن صدقہ ہے ابو موسیٰ کنیت ہے اصول میں آپ کی تصانیف درج ذیل ہیں (1) کتاب اثبات القیاس (2) خبر الواحد (3) اجتہاد الراہی (4) کتاب الحجج، آپ کی وفات (220ھ) یا (221ھ) میں بصرہ میں ہوئی۔

(3) ابو منصور ماتریدیؒ:

آپ کا پورا نام محمد بن محمد بن محمود ہے "ماترید" سمرقند کے ایک محلہ کی طرف نسبت ہے آپ علم الکلام کے بڑے ائمہ میں سے ہیں، آپ امام المتکلمین اور امام الہدیٰ کے لقب سے مشہور تھے۔ آپ نے اصول میں جو کتاب تصنیف کی ہے اس کا نام "ماخذ الشرائع فی الاصول" ہے۔ آپ کی وفات (333ھ) میں ہے۔⁵

(4) امام کرخیؒ:

آپ کا نام عبید اللہ بن حسین الکرخی ہے ابو الحسن کنیت ہے آپ کرخی میں سن (260ھ) میں پیدا ہوئے۔ آپ نے اصول میں ایک مختصر سارسالہ تصنیف کیا جو کہ "اصول کرخی" کے نام سے مشہور ہے اور اس کا اردو ترجمہ بھی شائع ہو چکا ہے۔ اس مختصر رسالہ میں (39) اصول ذکر کیے گئے ہیں جن پر امام ابو حنیفہ کے اصحاب و تلامذہ کی فقہ کا دار و مدار ہے۔ اور مزید یہ کہ اس رسالہ پر ابو حفص عمر بن احمد النسفی نے کام کیا ہے اور اشلہ اور نظائر کا اس میں اضافہ کیا ہے اور ایسی تشریح کی ہے جس سے ان اصول کی وضاحت ہو جاتی ہے، سن (340ھ) میں بغداد میں وفات پائی۔

(5) جصاصؒ:

آپ کا نام احمد بن علی الرازی، ابو بکر الجصاص ہے آپ بغداد میں رہائش پذیر رہے اور آپ کو حنفیہ کے سرکردہ آئمہ میں سے شمار کیا گیا ہے۔ آپ نے دوسری تصانیف کے علاوہ اصول پر جو کتاب لکھی ہے اس کا نام "اصول الجصاص" ہے۔ اس کتاب میں ان اصول کو ذکر کیا گیا ہے جن کی احکام کو مستنبط کرنے والے کو ضرورت پیش آتی ہے اور آپ نے اس کو اپنی نامور اور مایہ ناز کتاب "احکام القرآن" کے مقدمہ میں بھی درج کیا ہے۔ آپ کی ولادت (305ھ) اور وفات (370ھ) کو بغداد میں ہوئی۔

فقہ مالکی اصول وادلہ، تدوین اصول:

(الف) اصول اجتہاد وادلہ:

جہاں تک اصول کی بات ہے تو اس بارہ میں محقق بات یہی ہے کہ امام مالکؒ نے بھی اپنے پیش رو یعنی امام ابو حنیفہؒ کی طرح اپنے اصول اجتہاد کو مدون نہیں فرمایا۔ البتہ اس منہج کو کچھ ایسی عبارات میں اجمالی طور پر ذکر کیا ہے جن پر مؤطا وغیرہ کی عبارات اور آپ سے روایت کرنے والے ہم عصر اور تلامذہ کی تعبیرات دلالت کرتی ہیں۔ اور ان اصول کے سلسلہ میں جو اقوال آپ کی طرف منسوب کر کے پیش کیے جاتے ہیں مثلاً کہ اس مسئلہ میں آپ نے مفہوم مخالف کو اختیار کیا ہے، یہاں آپ نے ظاہر قرآن پر عمل کیا ہے۔ اس کے علاوہ کئی اصول جو آپ سے منقول تصور کیے جاتے ہیں وہ درحقیقت آپ کے وضع کردہ نہیں ہیں بلکہ اس میں صورت حال بعینہ وہی ہے جو حنفیہ کے اصول کو امام ابو حنیفہ کے اصولوں کی طرف پیش کرنے میں آئی ہے، کہ یہاں بھی اصول فروعات اور ان فروعی مسائل کے ضمن میں جو دلائل دیئے گئے ہیں وہ ان سے مستخرج ہیں جو کہ آپ سے منقول ہیں یا جن کو آپ کے بعد کے فقہاء نے نقل کیا ہے۔ اور ان اصول سے مسئلہ مستنبط کرتے وقت آپ نے ان کو کئی مراتب پر درجہ بدرجہ تقسیم کر رکھا تھا، مثلاً کتاب اللہ سے جب حکم کا استنباط ہوتا تو اس کی نصوص، ظواہر، مفہومات اور دلیل یعنی مفہوم مخالف وغیرہ کو مد نظر رکھتے اسی طرح جب سنت سے استخراج حکم ہوتا تو یہی ترتیب چلتی تھی۔ الغرض بعض حضرات نے تو آپ کے اصول وادلہ کو سولہ سترہ بلکہ اس بھی زائد تک شمار کیا ہے جن سے آپ کسی مسئلہ کا حکم مستنبط کرتے تھے۔ اور ان کی تعداد کے آپ کے مذہب میں اضافے کا سبب یہی ہے کہ آپ ان نصوص کے ضمن میں اور بھی کئی مباحث کو حفظ مراتب میں رکھتے تھے۔

(ب) ادلہ:

جن ادلہ کو فقہ مالکی میں ماخذ و مصدر کا درجہ حاصل ہے انتہائی غور و فکر کے بعد ان کی جو تعداد سامنے آئی ہے ان کا حاصل مطالعہ درج ذیل ہے یہاں پر ان کی تعداد کو یہی ذکر کیا جاتا ہے۔

(1) کتاب اللہ (2) سنت رسول اللہ (3) اجماع (4) اجماع اہل مدینہ یا عمل اہل مدینہ (5) قول صحابی (6) قیاس (7) مصالح

مرسلہ (8) عرف و تعامل (9) سد ذرائع (10) استصحاب حال (11) استحسان۔⁶

باقی رہی یہ بات کہ جہاں کہیں پر فقہ مالکی کے ادلہ کو چار کے اندر حصر کر کے ذکر کیا جاتا ہے یعنی کتاب اللہ، سنت رسول اللہ ﷺ، اجماع اور قیاس کے طریقے پر، اس کا جواب یہ قول صحابی اور عمل اہل مدینہ کو انہوں نے سنت کے تحت شمار کیا ہے اور مصالح، استصحاب و استحسان و غیرہ کو قیاس کے زمرے میں، کیونکہ یہ سب رائے کی ہی مختلف صورتیں ہیں اور یہی جواب باقی مکاتب فکر کی طرف سے بھی ہے جہاں پر ادلہ کو بنیادی طور پر چار شمار کیا جاتا ہے لیکن تفصیل کے وقت ان کی تعداد چار سے زیادہ ہو جاتی ہے۔

دور عباسی میں کتب اصول تدوین کرنے والے مالکی اصولیین

خلافت عباسی کے اس پہلے دور میں جن حضرات نے اصول میں کتب تصنیف کی ہیں ان کی فقط کتب اصول کا تعارف کروایا جاتا ہے۔

(1) اصبح بن الفرغ الماکی؟

آپ کا مکمل تعارف یہ ہے اصبح بن الفرغ بن سعید بن نافع المصری، کنیت ابو عبد اللہ ہے آپ امویین کے موالی میں سے ہیں آپ نے جو اصول میں کتاب لکھی ہے اس کا نام "کتاب الاصول" ہے۔ آپ کی وفات (225ھ) یا (226ھ) کو مصر میں ہوئی۔

(2) امام جہضمی؟

آپ کا پورا نام اسماعیل بن اسحاق بن اسماعیل بن حماد الجہضمی الازدی ہے مالکی مذہب کے جلیل القدر فقہاء میں سے ہیں آپ کی ولادت (200ھ) کو بصرہ میں ہوئی پھر بعد میں آپ نے بغداد کو وطن بنا لیا۔ آپ کی کتاب کا نام "کتاب الاصول" ہے آپ کی وفات ذوالحج سن (282ھ) کو بغداد میں ہوئی۔

(3) قاضی ابو الفرغ الماکی؟

نام و نسب: عمرو بن محمد بن عمرو اللیشی البغدادی، کنیت ابو الفرغ ہے۔ اصلاً آپ بصرہ سے ہیں اور نشو و نما بغداد میں پائی آپ نے بھی طرطوس، انطاکیہ وغیرہ میں منصب قضاء پر فائز رہے۔ آپ کی اصول فقہ میں لکھی ہوئی کتاب کا نام "الملمع" ہے۔ آپ کی وفات سن (331ھ) کو بغداد سے بصرہ لوٹے ہوئے راستے میں ہوئی۔

(4) القشیری؟

نام و نسب: تصانیف: بکر بن محمد بن العلاء بن محمد بن زیاد القشیری الماکی، کنیت ابو الفضل ہے۔ آپ کی ولادت بصرہ میں تقریباً (264ھ) کو ہوئی۔ اصول میں آپ نے تین کتب "کتاب القیاس" کتاب اصول الفقہ "اور" ماخذ الاصول " لکھی ہیں آپ کی وفات (344ھ) کو مصر میں ہوئی۔

(5) ابو بکر الابرہی الماکی؟

نام و نسب: محمد بن عبد اللہ بن محمد بن صالح بن عمر التیمی الابرہی ہے ابو بکر کنیت ہے ابرہہ جو کہ قزوین اور زنجان کے درمیان ایک مشہور شہر ہے اس کی طرف منسوب ہیں۔ اصول میں آپ نے دو کتب تصنیف کی ہیں "کتاب الاصول" اور "کتاب اجماع اهل المدينة" ہے۔ آپ کی وفات شوال سن (375ھ) کو ہوئی۔

(6) ابن مجاہد الطائی المتکلم:

نام و نسب، تصنیف: محمد بن احمد بن محمد بن یعقوب الطائی الماکی، آپ کی کنیت ابو عبد اللہ ہے آپ اصلاً بصری ہیں آپ نے بغداد میں

رہائش اختیار کی۔ آپ نے اصول میں جو کتاب تصنیف کی ہے اس کا نام "کتاب فی الاصول علی مذہب مالک" ہے۔ آپ کی وفات سن (400ھ) ہجری کے قریب ہوئی ہے۔

فقہ شافعی اصول وادلہ، تدوین اصول

(الف) اصول وادلہ:

خلافت عباسی کا یہی وہ سنہر اور ہے جس میں امام شافعیؒ (م: 204ھ) نے اصول فقہ کے میدان میں باقاعدہ پہلی کتاب مدون کی اس سے پہلے جو اصول و ضوابط اس فن کے موجود تھے وہ باقاعدہ تدوینی صورت میں نہیں تھے اس بات پر اہل فقہ کا تقریباً اتفاق ہے کہ اصول فقہ کو باقاعدہ تصنیف و تدوین کی شکل دینے والے امام شافعی ہیں۔ امام شافعیؒ نے اصول فقہ کو وضع کر کے علم فقہ کو ایک اصولی اور فنی حیثیت دے دی وگرنہ اس سے قبل علم فقہ فتاویٰ، قضایا اور فرضی جزئیات تک محدود تھا۔ آپ سے پہلے جو اصولی مباحث مختلف و منشر حالات میں موجود تھیں آپ نے ان سب کو ایک جگہ جمع فرمایا اور اس پر مزید کئی اضافے کیے ان ماخذ سے استدلال کرنے کے لیے حدود و قیود مقرر فرمائیں۔ امام شافعیؒ نے اس فن پر جو باضابطہ تصنیف لکھی ہے اس کتاب کا نام "الرسالہ" ہے امام شافعیؒ نے چونکہ امام مالکؒ اور امام ابو حنیفہؒ کے خاص شاگرد امام محمدؒ سے اکتساب علم کیا ہے اس لیے آپ پر اہل حجاز اور اہل عراق دونوں کے علوم کا غلبہ ہے اور آپ نے اس کتاب کو دونوں مکاتب فقہ کی رعایت رکھتے ہوئے تصنیف کیا ہے۔ چونکہ "الرسالہ" اس (topic) پر پہلی باقاعدہ مدون تصنیف ہے اس لیے اس کتاب کا تعارف و منہج کا جائزہ لینا ضروری ہے جس سے یہ بات بخوبی واضح ہو جائے گی کہ امام شافعیؒ کے دور سے پہلے یہ مباحث کس طریقے پر مذکور تھیں اور بعد والوں نے اس کتاب کو اپنا مرجع بنا کر کس طرح اپنی تصانیف اس فن میں لکھی ہیں۔

"کتاب الرسالہ" کی تصنیف کا سبب:

اس کتاب کی تصنیف کا باعث بالاتفاق اس دور کے محدث عبد الرحمن بن مہدی بنے جنہوں نے اپنے ایک پیغام میں امام شافعی سے ایک کتاب اس فن میں لکھنے کو کہا وہ بات جو انہوں نے امام شافعیؒ کو لکھی آئیے! اس کو ملاحظہ کرتے ہیں:

"جعفر بن آخی ثور یقول: سمعت عمی یقول: کتب عبد الرحمن بن مہدی إلی الشافعی وهو شاب أن یضع له کتاباً فیہ معانی القرآن، ویجمع قبول الأخبار فیہ، وحجۃ الإجماع، ویبان الناسخ والمنسوخ من القرآن والسننہ. فوضع له "کتاب الرسالہ" (7)

"ابو ثور بغدادی (م: 240ھ) کے بھتیجے جعفر کہتے ہیں میں نے اپنے چچا کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ: عبد الرحمن بن مہدی نے شافعیؒ کو لکھا جب کہ وہ نوجوان تھے کہ آپ ایک کتاب لکھیے جس میں قرآن کے معانی (کا بیان) ہو اور اس میں اخبار کو قبول کرنے کے بارے (میں بحث) ہو اجماع کی حجیت پر بات ہو اور قرآن و سنت کے ناسخ و منسوخ کا بیان ہو سو آپ نے ان کے لیے "کتاب الرسالہ" تصنیف کی"

اس کے بعد جب کتاب کی تصنیف مکمل ہو چکی اور امام شافعیؒ نے وہ کتاب عبد الرحمن ابن مہدی کو بھیجی تو مرسل الیہ کے کیا تاثرات ہیں وہ انہی کی زبانی پڑھیے آپ فرماتے ہیں:

"ما أصلي صلاةً إلا وأدعو للشافعي فيها" (8)

"کہ میں نے جب بھی نماز پڑھی اس میں امام شافعیؒ کے لیے ضرور دعا کی"

اولہ:

دلائل شرعیہ جن کا ماخذ و مصادر میں سے ہونا "الرسالہ" کے مطالعہ کے بعد سمجھ آتا ہے اور جو آپ کے دور میں تھے وہ درج ذیل ہیں:

(1) کتاب اللہ

(2) سنت رسول اللہ ﷺ

(3) اجماع: لیکن آپ اجماع کے باب میں اجماع سکوتی کے قائل نہیں ہیں۔

(4) قیاس⁹

(5) مصالح مرسلہ: آپ کے ہاں مصالح کا باب اتنا وسیع نہیں ہے فقط ان مصالح کا آپ اعتبار کرتے ہیں جو اس مصلحت معتبرہ کے مشابہ ہو جو نص یا اجماع سے ثابت ہے، باقی آپ استحسان اور عمل اہل مدینہ وغیرہ کی حجیت کے قائل نہیں۔ اس فن کے اندر آپ نے اس کے علاوہ کتب تصنیف کی ہیں وہ درج ذیل ہیں:

(1) ابطال الاستحسان

(2) کتاب جماع العلم

(3) کتاب القیاس¹⁰

دور عباسی میں کتب اصول تدوین کرنے والے شوافع اصولیین

(1) ابن سرتج الشافعی؟

آپ کا نام احمد بن عمر بن سرتج اور کنیت ابو العباس ہے۔ آپ بغداد میں سن (249ھ) میں پیدا ہوئے آپ کی تصانیف کی تعداد کافی زیادہ ہے جو کہ تقریباً چار سو کو پہنچتی ہے۔ آپ نے اصول میں جو کتاب تصنیف کی ہے اس کا نام "الرد علی ابن داؤد فی ابطال القیاس" ہے۔ آپ کی وفات بغداد میں سن (309ھ) کو ہوئی۔

(2) ابن المنذر الشافعی؟

نام و نسب: محمد بن ابراہیم بن المنذر الشافعی النیشاپوری، کنیت ابو بکر ہے۔ آپ نے اصول میں درج ذیل کتب تصنیف کی ہیں (1) کتاب اثبات القیاس (2) کتاب الاجماع۔ اس کے علاوہ آپ نے "علم الخلاف" میں دو کتب تصنیف کی ہیں جو اہل علم کے ہاں بہت قدر کی نگاہ سے دیکھی جاتی ہیں (1) الإشراف فی مذاہب الأشراف (2) کتاب المبسوط۔ آپ مکہ کے باسیوں میں سے تھے اور وہاں ہی آپ کی وفات سن (209ھ) کو ہوئی۔

(3) ابو بکر الصیرفی؟

محمد بن عبد اللہ البغدادی، کنیت ابو بکر ہے اور لقب صیرفی ہے آپ کو علم فقہ اور اصول میں بہت مہارت تھی۔ آپ نے اصول میں درج ذیل خدمات انجام دیں:

(1) کتاب البیان فی دلائل الاعلام علی اصول الاحکام

(2) کتاب فی الاجماع

(3) اور تیسرے نمبر پر آپ نے امام شافعی کی گرانقدر تصنیف "الرسالہ" کی شرح لکھی ہے۔ آپ کی وفات سن (330ھ)

میں مصر میں ہوئی۔

(4) ابوالسحاق المروزی الشافعیؒ:

آپ کا نام ابراہیم بن احمد ہے کنیت ابو العباس ہے آپ ایک طویل عرصہ بغداد میں قیام پذیر رہے اور تدریس و افتاء کے کام میں مشغول رہے ابن سرتج کے بعد بغداد میں فقہ شافعی کی رئیسیت آپ تک ہی پہنچتی ہے۔ آپ کی اصول میں لکھی گئی کتاب کا نام "الفصول فی معرفة الاصول" ہے آپ کی وفات سن (340ھ) میں مصر میں ہوئی آپ کو امام شافعیؒ کے مقبرہ کے پاس دفن کیا گیا۔

(5) محمد بن سعید القاضیؒ:

نام و نسب: محمد بن سعید بن محمد بن عبد اللہ، کنیت ابو احمد الخوارزمی ہے اصول میں لکھی گئی کتاب کا نام "الهدایة" ہے۔ آپ کی وفات سن (343ھ) خوارزم میں ہوئی۔

(6) الطبریؒ:

نام و نسب: حسین بن قاسم الطبری، ابو علی کنیت ہے، طبرستان کی طرف منسوب ہونے کی بنا پر طبری کہلائے۔ ابن کثیرؒ فرماتے ہیں: آپ ان اول اہل علم میں سے ہیں جنہوں نے خلافت کے موضوع پر لکھا ہے آپ نے بھی اصول میں ایک کتاب لکھی ہے۔ آپ کی پیدائش سن (263ھ) ہجری میں ہوئی اور وفات (350ھ) میں ہوئی۔

(7) ابن القطان البغدادیؒ:

نام و نسب: احمد بن محمد احمد الشافعی، ابن القطان البغدادی کے نام سے معروف ہیں کنیت ابو الحسن ہے۔ آپ فقیہ اور اصولی تھے بغداد میں ہی نشوونما پائی آپ شوافع حضرات کے مجتہد فی المذہب لوگوں میں سے ہیں آپ نے اصول فقہ میں تصنیف کی ہے۔ آپ کی وفات سن (359ھ) کو ہوئی۔

(8) ابو حامد المرؤزیؒ:

نام و نسب، تصنیف: قاضی احمد بن بشر بن عامر العامری، فقیہ اور اصولی ہیں۔ آپ کی اصول میں لکھی ہوئی کتاب کا نام "الاشراف علی الاصول" ہے۔ آپ کی وفات سن (362ھ) میں ہوئی۔

(9) ابو بکر القفال الکبیر الشاشیؒ:

نام و نسب: محمد بن علی بن اسماعیل اور کنیت ابو بکر ہے۔ آپ کی ولادت "شاش" میں سن (291ھ) کو ہوئی آپ نے طلب علم کے لیے عراق، شام، خراسان اور حجاز کے اسفار کیے۔ آپ نے ایک کتاب اصول فقہ میں لکھی اور امام شافعیؒ کے "رسالة" کے بھی شرح لکھی آپ کی وفات شاش میں ہی سن (365ھ) کو ہوئی۔

(10) ابو عبد اللہ الشیرازی الشافعیؒ:

آپ کا نام محمد بن حنیف الشیرازی اور کنیت ابو عبد اللہ ہے شیراز ایران کا ایک مشہور شہر ہے۔ آپ کی اصول میں تصنیف کردہ کتاب کا نام "الفصول فی الاصول" ہے آپ کی وفات سن (371ھ) کو ہوئی۔

(11) ابو القاسم الصمیری الشافعیؒ:

نام و نسب، تصنیف: عبد الواحد بن الحسن بن محمد الصمیری کنیت ابو القاسم آپ قاضی تھے۔ آپ کی اصول میں لکھی ہوئی کتاب کا نام "کتاب القیاس والعلل" ہے۔ آپ کی وفات سن (386ھ) ہجری ہوئی۔

(12) ابو بکر الدقاق:

نام و نسب، تصنیف: محمد بن محمد بن جعفر البغدادی الشافعی، ابن الدقاق کے نام سے مشہور ہیں خیاط آپ کا لقب ہے آپ کی ولادت سن (306ھ) کو ہوئی۔ آپ کرخ، بغداد میں مسند قضاء پر فائز رہے آپ کی اصول میں لکھی ہوئی کتاب کا نام "اصول الفقہ علی مذهب الامام الشافعی" ہے۔ آپ کی وفات 28 رمضان سن (392ھ) کو ہوئی۔

فقہ حنبلی اصول وادلہ، تدوین اصول

(الف) اصول وادلہ:

مذہب اربعہ میں ترتیب کے لحاظ سے چوتھے نمبر پر امام احمد آتے ہیں آپ کی پیدائش سن (164ھ) اور وفات سن (241ھ) میں ہوئی آپ اپنے اصول و فتاویٰ کی تدوین میں اپنے استاذ امام شافعی سے ہٹ کر چلے ہیں کہ آپ نے اپنے اصول کو مرتب اور مدون نہیں کیا اور نہ ہی ان کی کسی کو املاء کروائی اور آپ ان کی تدوین کو پسند بھی نہیں کرتے تھے۔ جب آپ کے اصول اجتہاد مدون نہیں ہیں تو ان کو معلوم کرنے کے لیے ابن القیم حنبلیؒ کی کتاب "أعلام الموقعین" کے مقدمہ میں مذکور مشہور محقق ابو عبیدہ مشہور بن حسن آل سلمان کی اس عبارت کو سامنے رکھنا ضروری ہے جو انہوں نے کتاب کے مضامین کا تعارف کرواتے ہوئے ذکر کی ہے۔ جس سے ان کے فقہی ماخذ و مصادر کا علم ہو جائے گا کہ آپ کے ہاں کسی حکم شرعی کے استنباط کے لیے ترتیب کیا ہوتی تھی۔ محقق مقدمہ میں فرماتے ہیں:

"تليها فصول عن الأصول الخمسة لفتاوى الإمام أحمد رضي الله عنه النص من الكتاب والسنة، وما أفتى به الصحابة، فإذا اختلفوا في فتاويهم فأقربها إلى الكتاب والسنة، ثم الأخذ بالحدیث المرسل وبالضعيف إذا لم يكن في الباب شيء يدفعه، ثم القياس" (11)

"کہ اس کے بعد کچھ فصول ملی ہوئی ہیں امام احمدؒ کے فتاویٰ کے اصول خمسہ کے بارے میں: (1) کتاب وسنت کی نصوص (2) فتاویٰ صحابہ کرام جن میں کوئی اختلاف منقول نہ ہو (3) وہ فتاویٰ صحابہ کرام جن میں ان حضرات کا اختلاف ہو اور ان میں سے کوئی ایک کتاب وسنت کے زیادہ قریب ہو (4) حدیث مرسل اور ضعیف پر عمل کرنا جب کہ اس باب میں مذکورہ کوئی اصل موجود نہ ہو (5) قیاس"

اس مندرجہ بالا عبارت کی روشنی میں ان کے اصول اجتہاد اور ترتیب ادلہ کے بارے میں وضاحت یہ ہے کہ سب سے پہلے حکم شرعی کو کتاب وسنت کی نصوص سے معلوم کیا جائے گا اس کے بعد صحابہ کرام کے متفقہ فیصلہ کی طرف رجوع ہو گا۔ اور اگر اس میں کوئی راہنمائی نہ ملے تو صحابہ کرام کے وہ فتاویٰ جات جن میں اختلاف منقول ہو ان میں سے جو نص کے قریب ہو گا اس کو لیا جائے گا باقی کو چھوڑ دیا جائے گا۔ اگر یہاں بھی راہنمائی نہ ملے تو حدیث مرسل اور ضعیف پر عمل کر لیا جائے اس پر قیاس کو ترجیح نہیں دی جائے گی اور آخر نمبر قیاس کا ہے جس کی طرف ضرورت کے وقت رجوع ہو گا۔ اس کے بعد جو بات اس عبارت کی روشنی میں سمجھنی ضروری ہے کہ ابن القیم نے آپ کے اصول فقہ پانچ شمار کیے ہیں (جن کا محقق نے تعارف میں ذکر کیا ہے) جس میں کتاب وسنت کو ایک ہی شمار کیا ہے حالانکہ یہ دونوں علیحدہ شمار کیے جاتے ہیں اور اس میں آپ نے اجماع کو شامل نہیں کیا جس نے یہ معلوم پڑتا ہے کہ شاید آپ اجماع کو دلیل شرعی نہیں تسلیم کرتے اس کی وجہ ان اصول کے بارے میں آئندہ وضاحت کے اندر آرہی ہے۔

اصول فقہ میں اصولیین کے مناجح اور ان کی نمائندہ کتب کا تعارف

اس عنوان پر غور کرنے سے جو مناجح سامنے آتے ہیں وہ پانچ ہیں:

(1) طریقہ احناف:

اس کے لیے اور بھی تعبیرات کتب میں واقع ہوئی ہیں مثلاً اس کو "طریقہ فقہاء" یا "طریقہ اصولیین" بھی کہا جاتا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ پہلے جزوی مسائل اور فروعی اختلافات کا جائزہ لے کر دیکھ لیا جائے کہ ان کی بنیاد کن اصولوں پر ہے آسان الفاظ میں یہ ہے کہ اس اسلوب کے تحت جزئیات کا مطالعہ کر کے ان میں سے اصول نکالے گئے ہیں۔ اس طریقہ میں اصول مرتب کرتے وقت مذہب کے فروعی مسائل کی تطبیق کی رعایت کی جاتی ہے اس اسلوب پر لکھی جانے والی کتب درج ذیل ہیں:

- (1) ماخذ الشرائع لابی منصور الماتریدی (م: 333ھ)
- (2) الفصول فی الاصول لابی بکر الجصاص (م: 370ھ)
- (3) تقویم الادلة للامام ابو زید الدبوسی (م: 430ھ)
- (5) مسائل الخلاف لابی عبد اللہ حسین بن عبد اللہ الصیمری (م: 436ھ)
- (6) کنز الوصول الی معرفة الاصول لفخر الاسلام علی بن محمد البزدوی (م: 482ھ)
- (7) الرسالة فی الاصول لابی الحسن الکرخی (م: 483ھ)
- (8) المیزان فی اصول الفقہ لابی الفتح محمد بن عبد الحمید الاسمندی (م: 488ھ)
- (9) اصول السرخسی لابی بکر احمد بن ابو سهل السرخسی (م: 490ھ)
- (10) میزان الاصول فی نتائج العقول لابی بکر محمد بن احمد علاء الدین السمرقندی (م: 539ھ)
- (11) المنتخب فی اصول المذہب لحسام الدین محمد بن محمد (م: 644ھ)

(2) طریقہ جمہور:

اس طریقہ میں پہلے نصوص پر غور کر کے بنیادی اصول فراہم کیے جاتے ہیں پھر ان بنیادی اصولوں کو فقہی جزئیات پر منطبق کیا جاتا ہے۔ اس اسلوب میں فروعی مسائل کے ساتھ تطبیق دیئے بغیر اصول کو ثابت کیا جاتا ہے۔ جمہور کے اس طریقہ کو اہل کلام کے منہج کے ساتھ مشابہت کی بنا پر "طریقہ متکلمین" یا "کلامی طریقہ" یا "طریقہ الشافعیہ" بھی کہا جاتا ہے۔ اس اسلوب کو شافعیہ، مالکیہ، حنابلہ، اہل ظواہر اور معتزلہ نے اختیار کیا ہے اس بنا پر اسے طریقہ جمہور بھی کہتے ہیں اس منہج پر لکھی گئی کتب درج ذیل ہیں:

اس منہج پر مالکیہ کی کتب:

- (1) التقریب والارشاد فی ترتیب طریق الاجتہاد لقاضی ابو بکر الباقلانی (م: 403ھ)
- (2) احکام الفصول فی احکام الاصول لابی الولید الباجی (م: 474ھ)
- (3) شرح البرهان للمازری (م: 536ھ)
- (4) منتهی السؤل والامل فی علمی الاصول والجدل لابن الحاجب (م: 646ھ)
- (5) نفائس الاصول شرح المحصول للقرافی (م: 684ھ)

اس منہج پر شافعیہ کی کتب:

- (1) الرسالة للامام الشافعی (م: 204ھ)
- (2) التبصرة لابی اسحاق الشیرازی (م: 476ھ)
- (3) البرهان لامام الحرمین الجوینی (م: 478ھ)
- (4) المستصفی لامام الغزالی (م: 505ھ)
- (5) المحصول للامام الرازی (م: 606ھ)
- (6) الاحکام فی اصول الاحکام للامدی (م: 631ھ)

اس منہج پر حنابلہ کی کتب:

- (1) الغدّة لابی یعلیٰ (م: 458ھ)
- (2) التمهید لابی الخطاب الكلوذانی (م: 510ھ)
- (3) الواضح لابن العقیل (م: 513ھ)
- (4) روضة الناظر وجنّة المناظر لابن قدامه حنبلی (م: 620ھ)

(3) احناف اور جمہور کے مابین جمع و تطبیق کا طریقہ:

اس کو متاخرین کا منہج و اسلوب بھی کہتے ہیں اس میں اولاً اصولی قواعد کو ثابت کیا جاتا ہے پھر ان کو نقلی و عقلی دلائل سے ثابت کرنے کے لیے فقہی تفریعات کے ساتھ تطبیق دی جاتی ہے اس طریقے کی ابتداء ساتویں صدی ہجری کے شروع سے ہوئی ہے اس سلسلہ میں لکھی جانے والی کتب درج ذیل ہیں:

- (1) بدیع النظام الجامع بین اصولی البزدوی والاحکام لمظفر الدین علی بن احمد الساعاتی (م: 694ھ)
- (2) تنقیح اصول الفقہ لصدر الشریعہ عبد اللہ بن مسعود الحنفی (م: 747ھ)
- (3) التوضیح لصدر الشریعہ عبد اللہ بن مسعود الحنفی (م: 747ھ)
- (4) جمع الجوامع لتاج الدین السبکی (م: 756ھ)
- (5) التحریر لکمال الدین ابن الہمام (م: 861ھ)

(4) اصول کے مطابق فروعات کی تخریج کا طریقہ:

اس منہج میں کسی بھی مسئلہ کو اصولیین کے مابین اختلاف کو ذکر کر کے ان کے دلائل کی طرف اشارہ کر دیا جاتا ہے پھر اس اختلاف سے پیدا ہونے والے بعض فقہی مسائل کو بیان کیا جاتا ہے۔ اس اسلوب پر لکھی جانے والے اہم کتب درج ذیل ہیں:

- (1) تخریج الفروع علی الاصول للزنجانى الشافعی (م: 656ھ)
- (2) مفتاح الوصول الی بناء الفروع علی الاصول لابی عبد اللہ محمد بن احمد التلمساتی (م: 771ھ)
- (3) التمهید فی تخریج الفروع علی الاصول للسنوی الشافعی (م: 772ھ)
- (4) القواعد والفوائد الاصولیہ (م: 803ھ)

(5) مقاصد شریعت کے ساتھ اصول پیش کرنے کا طریقہ:

یہ طریقہ متقدمین کے طریقہ سے بالکل مختلف ہے اس موضوع پر سب سے شاندار کتاب درج ذیل ہے: الموافقات فی اصول الشریعہ لابی اسحاق الشاطبی المالکی (م: 790ھ) اس کے ساتھ ہی اس فصل کو ختم کیا جاتا ہے اس پوری فصل میں اصول فقہ کے آغاز و ارتقاء کو دور تحقیق تک ہونے والے کام کو مد نظر رکھ کر فقط مذہب اربعہ کی روشنی میں اس میدان میں ہونے والے کام کا جائزہ لیا گیا ہے۔

خلاصہ بحث:

شریعت اسلامیہ، انسانیت کی فلاح و نجات کے لیے دائمی وابدی قانون ہے۔ اس قانون کا اولین مصدر و منبع، اللہ کی کتاب قرآن کریم، حضرت رسول اللہ کی سنت اور اجماع امت ہے؛ جب کہ ثانوی مصدر و ماخذ قیاس و اجتہاد ہے۔ اس قانون کو فقہاء امت نے مرتب و مدون شکل میں امت کے سامنے پیش کیا۔ انھوں نے کتاب اللہ و سنت رسول اللہ کے منصوص احکام میں اجتہاد کر کے غیر منصوص مسائل کے لیے اصول و کلیات وضع کیے۔ اس اجتہادی عمل میں اختلاف کی بھی گنجائش تھی؛ چنانچہ عہد صحابہ رضی اللہ عنہم سے ہی امت میں فروعی مسائل میں اختلافات پیدا ہوئے۔ یہ اختلافات اسلام کے توسع کی علامت اور باعث رحمت تھے۔ فقہاء کرام کے ذریعہ مختلف علاقوں میں ان کے اجتہادات و نظریات اور استخراج مسائل کے طریقے پہنچے؛ چوں کہ نصوص محدود اور مسائل لامحدود ہیں؛ لہذا نصوص میں اجتہاد کا عمل صحابہ کے علاوہ تابعین، تبع تابعین اور بعد کے زمانہ میں بھی تسلسل کے ساتھ جاری رہا۔



@ 2023 by the author, this article is an open access article distributed Under the terms and conditions of the Creative Commons Attribution (CC-BY) (<http://creativecommons.org/licenses/by/4.0/>)

حوالہ جات

- ¹ خطیب بغدادی، ابو بکر احمد بن علی، (م: 463ھ)، تاریخ بغداد، دار الغرب الاسلامی، بیروت، ط: الاولى، 1422ھ، ج: 15، ص: 502
Khaṭīb Baghdādī, abwbkrāḥmdbn 'Alī, (m463h), Tārīkh Baghdād, dārālgħrb al-Islāmī, Bayrūt, Ṭ al-Ūlā, 1422H, V15, P502
- ² دہلوی، شاہ ولی اللہ، احمد بن عبد الرحیم، (م: 1176ھ)، الانصاف فی بیان سبب الاختلاف، باب اسباب اختلاف اہل الحدیث واصحاب الراۃ، دار النفائس، بیروت، 1404ھ، ص: 88
Dawlwy, Shāh Walī Allāh, Aḥmad ibn 'Abd al-Raḥīm, (m1176h), al-Inṣāf fī bayān sabab al-Ikhtilāf, Bāb asbāb ikhtilāf ahl al-ḥadīth wa-aṣḥāb al-rāy, Dār al-Nafā'is, Bayrūt, 1404h, P88
- ³ دہلوی، شاہ ولی اللہ، احمد بن عبد الرحیم، (م: 1176ھ)، الانصاف فی بیان سبب الاختلاف، ص: 89
Dawlwy, Shāh Walī Allāh, Aḥmad ibn 'Abd al-Raḥīm, (m1176h), al-Inṣāf fī bayān sabab al-Ikhtilāf, P89
- ⁴ ابو زہرہ، محمد، ابو حنیفہ حیاتہ و عصرہ، آراءہ و فقہہ، دار الفکر العربی، بیروت، س: ن، ص: 267
Abū zahrah, Muḥammad, abwḥnyfh ḥayātuhu wa-'aṣruh, ārā'h wa-fiḥuhu, Dār al-Fikr al-'Arabī, Bayrūt, S N, P267
- ⁵ اختر الواسع، پروفیسر، محمد فہیم اختر ندوی، فقہ اسلامی تعارف اور تاریخ، مکتبہ قاسم العلوم، تاریخ اشاعت، اکتوبر 2011ء
Akhtar al-Wāsi', prwfyssr, Muḥammad Fahīm Akhtar Nadwī, fiqh Islāmī ta'āruḥ Ūr Tārīkh, Maktabah Qāsim al-'Ulūm, Tārīkh ashā't, aktwbr2011'
- ⁶ ابن الجلاب، عبید اللہ بن الحسین البصری، ابو القاسم (م: 378ھ)، التفریح فی فقہ الامام مالک ابن انس، دار الکتب العلمیہ، بیروت، لبنان، س: ن۔
Ibn aljlāb, 'Ubayd Allāh ibn al-Ḥusayn al-Baṣrī, abwālqāsm (M : 378h), altfry' fī fiqh al-Imām Mālik Ibn Anas, Dār al-Kutub al-'Ilmiyah, Bayrūt, Lubnān, S N -
- ⁷ بیہقی، ابو بکر احمد بن الحسین، مناقب الشافعی، باب ماجاء فی سبب تصنیف الشافعی، مکتبہ دار التراث، قاہرہ، 1390ھ، ج: 1، ص: 230
Bayhaqī, abwbkrāḥmd ibn al-Ḥusayn, manāqib al-Shāfi'ī, Bāb mā jā'a fī sabab taṣnīf al-Shāfi'ī, Maktabah Dār al-Turāth, qāhrh, 1390h, V1, P230

⁸ ايضاً

Ibid

⁹ الشاطبي، ابراهيم بن موسى بن محمد الغرناطي، ابواسحاق (م: 790هـ)، الموافقات في اصول الشريعة، دار ابن عفان للنشر والتوزيع، سعودي عرب، ط

الاولى، 1417هـ - 1997ء

al-Shātibī, Ibrāhīm ibn Mūsā ibn Muḥammad al-Gharnāṭī, abwāshāq (M : 790h), al-Muwāfaqāt fī uṣūl al-sharī‘ah, dārābn ‘Affān lil-Nashr wa-al-Tawzī‘, Sa‘ūdī ‘Arab, Ṭ al-Ūlā, 1417h-1997’

¹⁰ الشاطبي، ابراهيم بن موسى بن محمد الغرناطي، ابواسحاق (م: 790هـ)، الموافقات في اصول الشريعة، دار ابن عفان للنشر والتوزيع، سعودي عرب، ط

الاولى، 1417هـ - 1997ء

al-Shātibī, Ibrāhīm ibn Mūsā ibn Muḥammad al-Gharnāṭī, abwāshāq (M : 790h), al-Muwāfaqāt fī uṣūl al-sharī‘ah, dārābn ‘Affān lil-Nashr wa-al-Tawzī‘, Sa‘ūdī ‘Arab, Ṭ al-Ūlā, 1417h-1997’

¹¹ ابن قيم الجوزية، محمد بن ابو بكر بن ايوب، (م: 751هـ)، اعلام الموقعين عن رسول رب العالمين، دار ابن الجوزي، سعودي عرب، 1423هـ، ج1، ص22
Ibn Qayyim al-Jawzīyah, Muḥammad ibn abwbkr ibn Ayyūb, (M : 751h), A‘lām almwqq‘yn ‘an Rasūl Rabb al-‘ālamīn, dārābn al-Jawzī, Sa‘ūdī ‘Arab, 1423h, V1,P22